حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس ؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

نبی علیہ السلام کے چودہ '' نجیب ''
حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا دُشمن اللہ کا دُشمن
فتحِ مکہ سے پہلے قربانیاں دینے والوں کا درجہ سب سے بڑا ہے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 57 سائیڈ A 1986 - 03 - 28)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین امابعد !

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو سات نجیب اور رقیب اللہ کی طرف سے ملتے ہیں۔ نجیب تو کہتے ہیں شریف کو، رقیب کہتے ہیں نگرانی کرنے والے کو نگہداشت رکھنے والے کو۔ تو ہر نبی کو ایسے ساتھی ملتے ہیں کہ عرفاً جنہیں نجیب کہا جائے شریف النفس معروف ہوں ہر ایک اُن کو جو بھی دیکھے پرکھے تو یہی کہے گا کہ یہ نجیب ہیں اور رُقَبَآء یعنی اُس کے پیغام کی حفاظت کرنے والے نگرانی کرنے والے جو نبی اَحکام لائے ہیں اُن پر عمل کرنا اُن پر عمل کی دعوت دینا اُن کے احکام کو دُوسروں تک پہنچانا اَحکام کی نگہداشت کرنا یہ اُن کا کام ہوگا۔

تو رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ ہر نبی کو ملتے رہے ہیں اور اُنہیں سات ملتے تھے سات ہوتے تھے ایسے لیکن مجھے چودہ ملے ہیں۔ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اُن کے نام بتلایئے گا ہمیں تو اُنہوں نے بتایا کہ میرا نام لیا رسول اللہ ﷺ نے اور میرے

دونوں بیٹوں کا نام لیا یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا، حضرتِ جعفر جو شہید ہو چکے تھے، حضرتِ حمزہ جو شہید ہو چکے تھے، ابوبکر، عمر، مصعب ابن عمیر، بلال، سلمان فارسی، عمار ابن یاسر، عبد اللہ ابن مسعود، ابوذر غفاری اور مقداد ابنِ اسود رضی اللہ عنہم [1] یہ حضرات ہیں جن کے نام جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بتلائے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا دُشمن اللہ کا دُشمن :

اِن میں سے ایک نام حضرتِ عمار ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ کا بھی آیا ہے یہ جلیل القدر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِن سے بڑی محبت ظاہر فرمائی ہے اور اِن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو شیطان سے محفوظ رکھا ہے شیطان اپنے اَثرات اِن پر نہیں ڈال سکے گا ایسے بھی آتا ہے کہ یہ سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں تو اُن لوگوں میں ہیں یہ کہ جنہوں نے اِسلام کی راہ میں تکالیف برداشت کیں۔

تو حضرتِ عمار ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ایسا گزرا کہ حضرتِ خالد ابنِ ولید رضی اللہ عنہ جو بڑے درجے کے صحابی تھے رسول اللہ ﷺ نے اِن کو "سَیْفُ اللّٰہ" کا خطاب دیا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ میرے اور عمار ابنِ یاسر کے درمیان ایسے اتفاق ہو گیا کہ کچھ گفتگو ہو گئی تو میں نے اُن کو سخت باتیں کہہ دیں اَغْلَظْتُ لَہٗ فِی الْقَوْلِ۔ حضرتِ عمار ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی، وہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بھی آئے اور حضرت خالد نے رسول اللہ ﷺ سے حضرتِ عمار کی شکایت کا جواب شروع کیا اور اُنہوں نے گفتگو میں سخت کلمات جو اِستعمال ہو سکتے تھے وہ کرتے چلے گئے سخت سے سخت کلمات اور وہ آگے ہی بڑھتے چلے گئے لَایَزِیْدُہٗ اِلَّا غِلْظَۃً، رسول اللہ ﷺ خاموش تھے آپ نے کوئی بات بالکل نہیں کی حضرت عمار ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَرَاہُ جناب دیکھ رہے ہیں اِنہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا کہ مَنْ عَادٰی عَمَّارًا عَادَاہُ اللّٰہُ جو عمار سے دُشمنی رکھتا ہے اللہ اُس سے دُشمنی رکھتا ہے وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَہُ اللّٰہُ جو عمار سے بغض رکھے وہ اللہ کا مبغوض ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر اِس اِرشاد کا اَثر :

بس خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں سے آیا تو میری نظر میں اِس سے زیادہ بہتر کوئی

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰

چیز نہیں تھی اِس سے زیادہ مرغوب کوئی چیز نہیں تھی کہ میں عمار کی خوشنودی چاہوں مِنْ رِضَاءِ عَمَّارٍ کہتے ہیں میں اُن کے پاس گیا اور ایسی طرح میں ملا اُن سے ایسے اَنداز سے ملا ایسے کلمات استعمال کیے کہ جن سے وہ خوش ہوگئے فَلَقِیْتُهٗ بِمَا رَضِیَ تو رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک کو اُس کا درجہ بتلایا بھی ہے سمجھایا بھی ہے اور بعض کا درجہ جو اللہ کے یہاں ہے وہ بہت بڑا ہے وہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔

نبی علیہ السلام کی زبانی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی تعریف :

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے یہ سُنا ہے کہ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خالد جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَةِ [۲] اور بہت اچھے ہیں یہ اپنے خاندان یا قبیلے کے نوجوانوں میں بہت اچھے جوان ہیں۔ '' فَتٰی '' مضبوط کو کہتے ہیں یہ دونوں روایتیں امام احمدؒ نے نقل فرمائی ہیں اور دونوں میں دونوں کی فضیلت بھی معلوم ہو رہی ہے اور درجہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کس کا کیا درجہ ہے؟

فتحِ مکہ سے پہلے قربانیاں دینے والوں کا درجہ سب سے بڑا ہے :

اور جن لوگوں نے مصائب اُٹھائے ہیں شروع شروع میں اِسلام کی راہ میں اُن کا درجہ بہت بڑا ہے اللہ کے یہاں۔ بلکہ قرآنِ پاک میں صاف ہی آیا ہے کئی جگہ تو، وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ یہ آیا ہے اور یہ بھی آیا ہے لَایَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا جو فتحِ مکہ سے پہلے آچکے اور مسلمان ہوئے اور ہجرت کی ہے وہ اور وہ لوگ جو فتحِ مکہ کے بعد اِسلام میں داخل ہوئے خرچ کیا اُنہوں نے جہاد کیا وہ درجے میں برابر نہیں۔ تو بہت بڑی حد تک بڑے درجات کا مدار اِسلام کی اِبتداء پر ہے اُس وقت جس نے جو کام کیا ہے وہ بر موقع تھا اور اُس کے اُوپر بنیاد چلی ہے وہ تو ایسے ہوئے جیسے بنیاد کے نیچے کی اینٹیں ہیں وہ سب سے ہی اہم ہیں۔ لَایَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا اِس کے بعد جن لوگوں نے جہاد کیا ہے خرچ کیا ہے وہ بعد کے درجے کے لوگ ہیں اُن سے

---

[۲] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۰

وہ بہت بڑے درجے میں ہیں اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً جو پہلے ہیں وہ بہت بڑے درجے میں ہیں لیکن ہر ایک اچھا ہے اچھے ہونے میں تفاوت ضرور ہے مگر اچھے ہیں سب وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى سب سے اللہ نے اچھائی کا وعدہ فرمایا ہے کہ اُن کو جزاء اچھی ملے گی اُس کے یہاں۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابۂ کرامؓ میں پہلا درجہ عشرہ مبشرہ کا پھر اَصحابِ بدر کا پھر اَصحابِ بیعتِ رضوان کا اور پھر اُن سب کا جنہوں نے مکہ مکرمہ کی فتح ہونے سے پہلے پہلے ہجرت کی ہے خرچ کیا ہے جہاد کیا ہے اُن کا درجہ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سب سے محبت عطاء فرمائے اور آخرت میں اُن کے ساتھ اپنے فضل وکرم سے محشور فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء....................